محبت
و
معیتِ اولیاء

کاوش:
حافظ محمد قمر الزمان

جامعہ شیخ الاسلام
تعلیم القرآن والحدیث
0300 6661755

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فرمان الٰہی

انا العلیم و یحب العالم

میں علیم ہوں اور اہل علم سے محبت کرتا ہوں

فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم

النظر الی العالم عبادۃ

عالم دین کے چہرہ کو دیکھنا عبادت ہے

(زماں)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

اے پناہِ جہاں سلامٌ علیک — تکیۂ بیکساں سلامٌ علیک
منزلِ تو مقامِ اَوْ اَدنیٰ — گردِ راہ کہکشاں سلامٌ علیک
اے نسیمِ سحر ز مورِ حقیر — با سُلیماں رساں سلامٌ علیک
من فتادہ بخاکِ کوئے تو اَم — خُذْ یَدِیْ اے جواں سلامٌ علیک
لُطف فرما کہ ما شکستہ تریم — لُطف شایانِ شاں سلامٌ علیک
بر ہمہ آلِ پاک و اصحابش — فخر ہر دم بخواں سلامٌ علیک

ارمغانِ عقیدت از حضرت صاحبزادہ غلام فخر الدین مدظلہ العالی

سیال شریف

انتساب

بصد ادب و خلوص

نہایت ہی مشفق و مہربان

استاذ محترم و مکرم کے نام

☆.. جن کا روشن چہرہ.......... جو ماحول کو منور کر دے

☆.. عقابی آنکھیں.......... جن میں ایمان کی چمک

☆.. نور بکھیرتی ہوئی کشادہ پیشانی.......... جس پہ سجدوں کے نشان

☆.. سیاہ داڑھی میں جھلملاتے سفید بال.......... ایسے خوبصورت جیسے کالی برکھا میں سفید کبوتر محو پرواز ہوں

☆.. موتیوں کی طرح لڑیوں میں پروئے ہوئے آبدار دانت.......... جنہیں دیکھ کر ستاروں کی چمک یاد آئے۔

☆.. رسیلے ہونٹ.......... جن سے خطابت کا رس ٹپک ٹپک کر.......... الفاظ کے دوش پر بیٹھ کر سامعین کے کانوں میں اترتا جائے

☆.. میانہ قد..........

☆.. گوری رنگت..........

☆.. دلکش نقوش..........

☆.. من موہنی صورت..........

☆.. اک پیکر رعنائی و زیبائی.......... جیسے کسی مصور کا شہ پارہ ہو

☆.. چلنے میں وقار..........

☆.. بیٹھنے میں افتخار..........

☆.. اٹھنے میں یلغار..........

☆.. ملنے میں انکسار..........

☆.. ہر پہلوئے شخصیت چمکدار..........

☆.. خاموشی میں آب رواں کا ترنم..........

☆.. بولنے میں غنچوں کی چٹک..........

☆.. مسکراہٹ میں کلیوں کا تبسم..........

☆.. خوشی میں گلاب کے اس پھول کی مانند.......... جسے باد صبا گدگدا رہی ہو۔

☆.. غمی میں.......... دریا سکوت

☆.. غصہ میں.......... سمندر کا تلاطم

☆.. سادگی میں.......... بنارس کی صبح

☆.. سامعین میں ان کی موجودگی.......... ستاروں کے جھرمٹ میں چودھویں کا چاند

☆.. ان کے الفاظ.......... جگنوؤں کا چراغاں

☆.. ان کے فقرے.......... ستاروں کی قندیلیں

☆.. ان کے اشارے.......... شمشیر مومن کی کاٹ

☆.. ان کی خطابت.......... بحر جوش کا مدوجزر

☆.. ان کے خطاب کا تسلسل.......... رنگین تتلیوں کا بادل

☆.. ان کی نظروں میں.......... نشان منزل یعنی.......... مدینہ منورہ

☆.. ان تمام اجزاء کو جب ہم اکٹھا کرتے ہیں.......... تو جو شخصیت معرض

☆.. وجود میں آتی ہے زمانہ اسے..........

استاذ العلماء

حضرت علامہ مولانا حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی کے نام سے پکارتا ہے۔

لجپال لجپال
پیر سیالؒ
پیر سیالؒ

اعلامیہ

بھلوں کو بھلی
لاج

بحکم غریب نواز حضور امیر شریعت، نائب شیخ الاسلام خواجہ **محمد حمید الدین** سیالوی رحمتہ اللہ علیہ

مقام تقریب آستانہ مقدسہ سیال شریف

بوقت 12:30 بجے دن بتاریخ 19 ذیقعدہ 1440 ہجری مطابق 23 جولائی 2019ء بروز منگل

اشاعت وارث نسبت پیر سیال ضیاء چشت حضرت خواجہ محمد ضیاء الحق سیالوی سجادہ نشین آستانہ مقدسہ سیال شریف کے حکم سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الرسل و خاتم النبین وعلیٰ الہ واصحابہ واولیاء امتہ وعلماء ملتہ اجمعین وعلی من تبعھم باحسان الی یوم الدین اما بعد!

الحمد للہ! ہم اہلسنت و جماعت اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک مانتے ہیں اور اس کی ذات و صفات میں کسی کو اس کا ہمسر نہیں ٹھہراتے۔ اللہ کریم کو تمام عیوب و نقائص سے منزہ و مبرا اور تمام عظمتوں کا مالک سمجھتے ہیں تمام کتب سماوی پر ایمان رکھتے ہیں۔ حیات بعد از موت، حشر و نشر، جنت و دوزخ کو حق سمجھتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کو اللہ کا آخری نبی ماننے کے ساتھ ساتھ تمام سابقہ انبیاء و رسل سے افضل و اعلیٰ سمجھتے ہیں اور سابقہ تمام انبیاء و رسل پر ایمان رکھتے ہوئے ان کی تعظیم و توقیر بجا لاتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کے تمام صحابہ کرام و اہلبیت اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بے پناہ محبت کو جزو ایمان سمجھتے ہوئے انبیاء کرام کے بعد سب سے افضل سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو مانتے ہیں انہیں خلیفہ اول بلا فصل خلیفۃ الرسول برحق مانتے ہیں۔ پھر حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو خلیفہ ثانی برحق، حضرت سیدنا عثمان ذوالنورین کو خلیفہ ثالث برحق اور مولائے مرتضیٰ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کو خلیفہ رابع برحق مانتے ہیں اور اسی ترتیب سے ان میں افضلیت تسلیم کرتے ہیں اور تمام صحابہ کرام میں سے کسی ایک کی عزت و عظمت کے خلاف اشارے، کنائے یا صراحت کے ساتھ طعن و تشنیع کرنے والے کو خارج اہلسنت سمجھتے ہیں اور اسی طرح اہلبیت اطہار سے بغض رکھنے والے ہر شخص کو خارج اہلسنت سمجھتے ہیں۔ مشاجرات صحابہ میں کف لسان (خاموشی) اور ان کے فضائل و مناقب کے بیان کو شعار ایمان (نشانی) سمجھتے ہیں۔ یہ تمام عقائد حضرت سیدنا علی المرتضیٰ (۱) آئمہ اہل بیت اطہار، اجلہ تابعین (۲) آئمہ اربعہ امام اعظم ابوحنیفہ (۳) امام مالک (۴) امام احمد بن حنبل (۵) امام شافعی (۶) سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی (۷) حضرت داتا گنج بخش (۸) حضرت امام غزالی (۹) شیخ محی الدین ابن العربی (۱۰) امام عبد الوہاب شعرانی (۱۱) شیخ فرید الدین عطار (۱۲) حضرت مجدد الف ثانی (۱۳) حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی (۱۴)۔ حضرت الشاہ احمد رضا محدث بریلی (۱۵) حضرت شاہ ولی اللہ (۱۶) حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی (۱۷) حضور خواجہ خواجگان بہار چشت خواجہ شاہ سلیمان تونسوی (۱۸) قدوۃ السالکین حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی (۱۹) اور حضرت شیخ الاسلام والمسلمین خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین جیسے اجلہ علماء و مشائخ سے ثابت ہیں ان عقائد کا مفصلاً تذکرہ اہلسنت کے عقائد کی کتب معتبرہ مثلاً فقہ اکبر، عقیدہ طحاویہ کتاب الابانہ، شرح العقائد، النسفیہ وغیرہ میں موجود ہیں اور انہیں عقائد پر ماتریدیہ اور اشاعرہ کا اتفاق ہے۔ پوری امت کی طرح یہی عقیدہ مشائخ چشت علیہم الرضوان کا بھی ہے اور اسی عقیدے کو وقت کی اہم ضرورت سمجھتے ہوئے اعلامیہ کے طور پر آستانہ مقدسہ سیال شریف کی طرف سے شائع کیا جا رہا ہے تاکہ مریدین و متوسلین اور خلفاء اور عوام اہلسنت کے لئے سند رہے۔

۱. تکمیل الایمان ۲. الظرف ۳. فقہ اکبر ۴. مؤطا امام محمد ۵. التمست للخلال ۶. مرام الکلام ۷. غنیۃ الطالبین ۸. کشف المحجوب ۹. احیاء العلوم ۱۰. فتوحات مکیہ
۱۱. الیواقیت والجواہر ۱۲. منطق الطیر ۱۳. مکتوبات شریف ۱۴. تکمیل الایمان ۱۵. فتاویٰ رضویہ ۱۱. فتاویٰ عزیزیہ ۱۲. غذا المحبین ۱۹. مراۃ العاشقین ۲۰. انوار قمریہ

اعلامیہ پڑھنے کی سعادت پیر محمد معظم الحق معظمی سجادہ نشین خانقاہ معظم آباد شریف سرگودھا نے حاصل کی۔

محبت و معیت اولیاء

نحمده و نصلی و نسلم علی رسوله الکریم

اما بعد

فاعوذ باالله من الشیطن الرجیم

بسم الله الرحمن الرحیم

یایها الذین امنوا اتقو الله و کونو مع الصادقین

ثم قال الله تبارک وتعالی

واصبر نفسک مع الذین یذکرون الله قیاما وقعودا وعلی جنوبهم

محبت سے درود پاک

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول الله

وعلی الک واصحابک یا سیدی یا حبیب الله

محترم سامعین کرام! قرآن پاک کی ان آیات میں اللہ کریم نے ایمان والوں کو حکم دیا ہے کہ سچے لوگوں یعنی اولیائے کرام اور بزرگان دین کے ساتھ ہو جاؤ اور ان کی معیت ورفاقت اختیار کرو۔

اور دوسری آیت پاک میں اللہ کریم نے اولیاء عظام کی معیت ورفاقت کو اور بھی کھل کر بیان فرمایا ہے کہ اتنا ہی نہ کرنا کہ کسی مرد کامل کے مقدس ہاتھوں میں ہاتھ دے کر یعنی صرف بیعت کر کے ہی بس نہ کرنا بلکہ اپنے نفس کو اپنے دل کو اور اپنی روح کو بھی اولیاء اللہ کے ساتھ وابستہ کرنا۔ غرضیکہ جہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے اولیائے کرام کے ساتھ معیت جسدی کا حکم فرمایا ہے وہاں معیت روحانی کی بھی تاکید کی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ کسی مرشد کامل کی ظاہری بیعت پر ہی اکتفا نہ کرنا بلکہ باطنی طور پر بھی ان سے لگاؤ

رکھنا ضروری ہے۔

اگر کوئی مسلمان دل سے کسی مردِ کامل کی غلامی اختیار کر لے گا اور دل و جان سے اللہ کے محبوب و مقرب بندوں سے محبت رکھے گا تو اس کا فائدہ قیامت کے دن یہ ہوگا۔ راحت جاں ﷺ نے فرمایا۔ المرء مع من احب کہ دنیا میں جس کو جس سے محبت ہوگی وہ قیامت میں اسی کے ساتھ ہوگا۔ رحمت دو جہاں ﷺ کے اس فرمان سے یہ حقیقت پوری طرح واضح ہو جاتی ہے کہ دنیا میں اگر کسی کو داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ سے محبت ہے تو قیامت کے دن وہ داتا کے ساتھ ہوگا اور دنیا میں جس کو غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت ہے قیامت کے دن وہ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ہو گا۔ دنیا میں جسے میرے پیر سیال لجپال کے ساتھ عقیدت و محبت ہوگی تو قیامت والے دن ان کے ساتھ ہوگا اور دنیا میں جسے راحت جاں ﷺ سے محبت ہوگی قیامت میں وہ محبوب کبریا ﷺ کے ساتھ ہوگا۔ سنی اگر چہ گنہگار ہی سہی لیکن گستاخ و بے ادب نہیں ہیں۔ اس لئے قیامت کے دن انشاء اللہ اولیائے کرام' صحابہ کرام اور جناب خیر الا نام ﷺ سے محبت و عقیدت ہی ان کے لیئے وسیلۂ نجات اور ذریعہ بخشش بن جائے گی۔ کیونکہ ہر سنی کے دل میں ہر ولی' ہر پیر فقیر' ہر صحابی اور ہر نبی کی محبت و عقیدت پوری طرح سے موجود ہے اور ہر سنی کا دامن کسی نہ کسی پیر و فقیر اور کسی نہ کسی مردِ کامل سے وابستہ ہے اور ہر سنی کسی نہ کسی مرشد و پیر کا طالب و مرید ہے۔ مگر یہ گستاخانِ نبوت و ولایت اور اولیاء اللہ کی شان پاک میں بے ادبی و گستاخی کرنے والے مولوی اور بزرگانِ دین سے عداوت رکھنے والے واعظ اور ان کے متعلق بغض و عناد رکھنے والے بدعقیدہ لوگ قیامت کے روز کہاں جائیں گے۔ کس کو پکاریں گے کس سے فریاد کریں گے اور کس کے ساتھ ہوں گے جب کہ دنیا میں انہیں کسی نبی' ولی یا کسی مرشدِ کامل سے کوئی عقیدت و محبت نہیں ہے۔ عارف رومی فرماتے ہیں۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا
نشیند در حضور اولیاء

جو شخص یہ چاہتا ہے کہ میں اللہ کریم کے ساتھ بیٹھوں یعنی بارگاہ رب العزت میں مقبول ہو جاؤں تو اسے چاہئے کہ وہ اولیاء اللہ کے پاس بیٹھے ان کی صحبت اختیار کرے اور بزرگان دین کی مجلس میں رہے۔

یک زمانہ صحبت با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

مولانا روم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اولیاء اللہ کے پاس ایک لمحہ بیٹھنا سو سال کی مقبول عبادت سے افضل و بہتر ہے۔ چنانچہ عارف رومی رحمتہ اللہ علیہ نے مثنوی شریف میں اور دیو بندیوں کے امام و پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب امداد المشتاق کے صفحہ ۵۴ پر راحت دو جہاں ﷺ کا یہ فرمان لکھا ہے۔ من اراد ان یجلس مع اللہ فلیجلس مع اھل التصوف ہ جو شخص یہ ارادہ کرے کہ میں اللہ کے پاس بیٹھوں پس وہ کسی صوفیائے کسی درویش اور کسی مرد کامل کے پاس بیٹھ جائے۔ مقصد یہ کہ اولیائے کرام کے پاس بیٹھنا ہی اللہ کریم کے پاس بیٹھنا ہے اور پھر یہی نہیں بلکہ

پیر کامل صورت ظلِ الٰہ
یعنی دید پیر دید کبریا

چونکہ مرشد برحق اور پیر کامل کی صورت جمال خداوندی کا پرتو ہوتا ہے۔ اس لئے اپنے پیر کو دیکھنا خدا کو دیکھنا ہے۔ اولیاء اللہ کی صحبت، بزرگان دین کی مجلس صوفیائے کرام کی رفاقت اور درویشانِ کامل کی معیت کا یہ اثر ہوتا ہے کہ برے اچھے ہو جاتے ہیں اور بد نیک۔ بے مراد بامراد ہو جاتے ہیں اور بدنصیب خوش نصیب اور پیتل سونا

اور ناقص کامل بن جاتا ہے جیسا کہ حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

گلے خوشبوئے در حمام رُوزے
رسید از دستِ محبوب بدستم

کہ ایک دن میں حمام میں نہارہا تھا کہ ایک دوست نے مجھے خوشبودار مٹی دی۔

بدو گفتم کہ مشکے یا عبیری
کہ از بوئے دلا ویزے تر مستم

تو میں نے مٹی سے پوچھا کہ تو مشک ہے یا عنبر' تیری دل کو بھانے والی خوشبو نے مجھے مست کر دیا ہے۔

بگفتا من گلے ناچیز بودم
و لیکن مدتے با گل نشستم

تو اس مٹی نے جواب دیا کہ ہوں تو میں ایک ناچیز وحقیر مٹی۔ لیکن میں چند دن گلاب کے پھول کی صحبت میں رہی ہوں یعنی مجھ پر گلاب کا پھول اُگا ہوا تھا اور اس صُحبت کا اثر یہ ہے کہ

جمال ہمنشیں درمن اثر کرد
وگرنہ من ہما خاکم کہ ہستم

اس گلاب کے پھول کی خوشبو میرے اندر بھی آ گئی ہے۔ ورنہ میں وہی حقیر مٹی ہوں۔ شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کی اس حقیقت افروز مثال اور ایمان بخش دلیل سے یہ حقیقت پوری طرح واضح ہو جاتی ہے کہ اگر ناچیز وحقیر مٹی چند دن گلاب کے پھول کی صحبت میں رہ کر اور مشک وعنبر بن کر شیخ سعدی کے دل ودماغ کو معطر کر سکتی ہے تو ایک گنہگار بندہ کسی اللہ کے ولی کی صحبت میں رہ کر نیکوکار بھی ہوسکتا ہے اور ایک بدکار خوش اطوار بھی ہوسکتا ہے اور ایک ناقص انسان کسی مردِ کامل کی صحبت میں رہ کر کامل بھی بن

سکتا ہے اور جس طرح یہ ناممکن ہے کہ برف میں رکھی ہوئی کوئی چیز ٹھنڈی نہ ہو اور آگ پر رکھی ہوئی کوئی شے گرم نہ ہو۔ اسی طرح یہ بھی ناممکن ہے کہ کوئی ناقص انسان کسی کامل کی صحبت کے اثر اور اس کی فیوض و برکات سے محروم رہے۔ عارف رومی رحمتہ اللہ علیہ فیضِ صحبت کی مثال دے کر فرماتے ہیں۔

سیل چوں آمد بدریا بحر گشت
دانہ چوں آمد بمزرع کشت گشت

کہ جس طرح قطرہ دریا میں مل کر دریا اور دانہ کھیت میں مل کر کھیتی بن جاتا ہے۔ اسی طرح ایک ناقص کسی کامل کی صحبت میں رہ کر کامل بن جاتا ہے اور پھر فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی نیک اور کامل کی صحبت اور مجلس نصیب نہ ہو تو وہ قرآن پاک کی تلاوت کرے اور یہ ایسے ہے جیسے اس نے ارواحِ انبیاء علیہم السلام کی صحبت پالی کیونکہ

ہست قرآں ہائے انبیاء
ماہیان بحر پاک کبریا

کہ قرآن مجید میں انبیاء اکرام علیہم السلام کے حالات کا بیان ہے جو کہ دریائے وحدت میں غوطہ زن رہنے والے ہیں (ماہیان)۔ ارشاد رومی کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر کسی کامل کی صحبت میسر نہ آ سکے تو پھر ان کے حالات و حکایات ہی کو پڑھنا اور سننا بمنزلہ ان کی صحبت کے ہے۔ بازاروں میں دودھ قیمتاً فروخت ہوتا ہے اور پانی کی کوئی قیمت نہیں ہے لیکن اگر کوئی قوم کا دشمن دودھ میں پانی ملا دے تو پھر پانی زبان حال سے دودھ کو کہتا ہے کہ تیری تو قیمت ہے اور میری کوئی قیمت نہیں ہے لیکن اب میں تیری صحبت میں آ کر تجھ میں سما گیا ہوں اور اب میرا کیا حال ہو گا۔ تو دودھ بھی زبانِ حال سے پانی کو جواب دیتا ہے کہ جب تک تو مجھ سے جدا تھا تو تیری کوئی قیمت نہ تھی اور اب چونکہ تو میری صحبت میں آ گیا ہے اس لئے اب جو قیمت میری ہے وہی تیری۔

گرم کوٹ کا کپڑا اچھا ہے پانچ سو روپے گز والا ہی کیوں نہ ہو پھر بھی وہ کبھی درزی کی دوکان پر کٹا پھٹا اور ادھر ادھر بکھرا رہتا ہے اور کبھی کسی دھوبی کی دوکان پر الٹ پلٹ ہوتا رہتا ہے لیکن اگر پانچ روپے گز کا کھدر قرآن پاک کا غلاف بن جائے تو پھر قرآن مجید کے ساتھ لگ کر وہ بھی مسلمانوں کی بوسہ گاہ بن جاتا ہے اور ہاتفِ غیبی سے آواز آتی ہے کہ اے ایمان والو! اگرچہ یہ پانچ روپے گز کا معمولی کھدر ہے مگر اب یہ قرآن پاک کی صحبت میں آ کر اس کا غلاف بن چکا ہے اس لئے اب اس کو بے وضو ہاتھ نہ لگائیں۔

صحبت صالح ترا صالح کند
صحبت طالع ترا طالع کند

قرآن کریم میں اللہ کریم نے اصحاب کہف کے ایمان افروز قصّے کے ساتھ ان کے اس کتے کا ذکر بھی فرمایا ہے۔ جو ان کی صحبت میں رہ کر جنت کا حقدار بن گیا تھا۔ قصہ یہ ہے کہ کسی زمانے میں اور کسی شہر میں ایک بادشاہ حکمران تھا جس کا نام دقیانوس تھا اور وہ بہت ظالم تھا اس نے اپنی سلطنت میں یہ اعلان کروا دیا تھا کہ میری حکومت میں جس کسی نے بھی اللہ کا نام لیا اس کو قتل کر دیا جائے گا اور اس ظالم کی سلطنت میں اللہ تعالیٰ کے سات اولیائے کرام بھی رہتے تھے جو دن رات اپنے رب کریم کی عبادت و ریاضت اور اس کے ذکر و فکر میں مشغول رہتے تھے۔ انہوں نے جب یہ اعلان سنا تو وہ آدھی رات کے وقت شہر سے نکل کھڑے ہوئے جب وہ شہر سے باہر نکلے تو ان اولیاء اللہ نے دیکھا کہ ایک کتا بھی ان کے پیچھے پیچھے آ رہا ہے۔ وہ کتے کو اپنے ساتھ دیکھ کر گھبرائے کہ یہ بھونکے گا تو پھر ہم پکڑے جائیں گے اور اسی خطرے کے پیش نظر وہ کتے کو مارنے ہٹانے اور دھتکارنے لگے مگر کتے نے ان کو کہا۔ ماتریدون منی لا تخشوا احبا نبی انا احب احباء اللہ فنا موا حتی احرسکم (تفسیر کبیر جلد

۵ صفحہ ۴۷۴) کہ اپ کا مجھ سے کیا مطلب ہے آپ لوگ مجھ سے کوئی خوف نہ کھائیں میں تو اللہ سے محبت کرنے والوں سے محبت رکھتا ہوں پس آپ لوگ سو جائیں میں آپ کا پہرہ دوں گا اور میری تو آرزو ہے کہ آپ لوگوں کی پاک صحبت سے میری نجات ہو جائے اور قیامت کے دن میں بھی بخشا جاؤں۔ چنانچہ قیامت کے دن جب اصحاب کہف یعنی وہ اولیاء اللہ جنت میں داخل ہوں گے تو آج اولیاء اللہ کی پاک صحبت کو شرک و بدعت کہنے والے بدعقیدہ مولوی اس کتے کو بھی ان کے ساتھ جنت میں جاتا دیکھیں گے۔

پھر اس کتے نے کہا اے اللہ کے دوستو اگرچہ میں کتا ہوں مگر یہ جانتا ہوں کہ تم اللہ کے محبوب و مقرب ہو۔ اس لئے میں تمہیں بھونکوں گا نہیں۔ میں اس کتے کے قدم کیوں نہ چوم لوں جو کتا ہو کر بھی اللہ کے ولیوں کو نہیں بھونکا اور ان انسانوں کو ابلیس کیوں نہ کہوں جو انسان ہو کر اولیاء اللہ کو بھونکتے ہیں اور گالیاں دیتے ہیں اور ان کی شانِ اقدس میں گستاخی کرتے ہیں۔ اللہ قادر و کریم کو اس کتے کی یہ ادا پسند آ گئی اور اس کی آواز پر تحسین و آفرین کہتے ہوئے قرآن پاک میں اس کتے کا ذکر بھی کیا ہے اور اس کے پہرہ کو اس طرح بیان فرمایا ہے۔ وکلبھم باسط ذراعیہ بالوصید غور کرو کہ وہ ایک کتا ہو کر پہاڑ کی ایک غار کے منہ پر بیٹھ کر تین سو نو سال تک اولیاء اللہ کا پہرہ دیتا ہے لیکن یہ کتنے افسوس کی اور دکھ کی بات ہے کہ اپنے آپ کو مسلمان کہلانے والے انسان اولیاء اللہ کو گالیاں دیتے ہیں ان کو برا کہتے ہیں اور ان پر طعنہ زنی کرتے ہیں۔ تو پھر مجھے یہ کہنے میں کوئی عذر نہیں ہے کہ اولیاء اللہ کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والے انسانوں سے اولیاء اللہ کی صحبت کے فیض سے جنت میں جانے والا کتا ہزار درجے افضل ہے۔

پھر قرآن پاک کے اس ایمان افروز قصے سے یہ بات بھی پوری طرح ثابت ہو

جاتی ہے کہ جب اولیاء اللہ کی خدمت کرنے اور ان کی صحبت میں رہنے پر اللہ کریم کا لطف وکرم اور اس کی رحمت وبخشش ایک کتے پر ہو سکتی ہے تو پھر اولیاء اللہ کی خدمت اور ان کی صحبت میں رہنے پر ایک انسان خدا کی رحمت وبخشش سے کیسے محروم رہ سکتا ہے۔

امداد المشتاق صفحہ ۱۰۲۔ مولانا اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ بیٹھے تھے کہ ایک کتا سامنے سے گزرا۔ آپ کی نگاہ اس پر پڑ گئی تو وہ کتا اس قدر صاحب کمال ہو گیا کہ شہر کے تمام کتے اس کے پیچھے دوڑتے تھے۔ وہ کتا ایک جگہ بیٹھ گیا تو سب کتوں نے اس کے گرد حلقہ باندھ کر مراقبہ کیا۔

امداد المشتاق صفحہ ۱۵۷ پر لکھتے ہیں کہ میں نے حاجی صاحب مرحوم سے سنا ہے کہ ایک بزرگ مشغول بیٹھے تھے کہ ایک کتا سامنے سے گزرا۔ اتفاقاً اس بزرگ کی نظر اس کتے پر پڑ گئی پھر اس بزرگ کی یہ کرامت ظاہر ہوئی اور ان کی نگاہ کا اس کتے پر اتنا اثر ہوا کہ جہاں وہ کتا جاتا کتے اس کے پیچھے پیچھے ہو لیتے اور جہاں وہ بیٹھتا سارے کتے حلقہ باندھ کر اس کے اردگرد بیٹھ جاتے تھے۔ پھر ہنس کر فرمایا کہ وہ کتا تمام کتوں کے لئے شیخ بن گیا۔ آگے لکھتے ہیں کہ دیکھئے جن کے فیوض وبرکات جانوروں پر بھی ہوں ان سے انسان کیسے محروم رہ سکتا ہے۔ ہرگز مایوس نہ ہونا چاہئے۔ ہاں دھن ہونی چاہئے تھوڑی ہی ہو۔

اصحاب کہف کی برکت سے ان کا کتا بھی ایسا مشرف ہوا کہ اللہ کریم نے کلام پاک میں اس کا ذکر فرمایا' جس کو قیامت تک نمازوں میں پڑھا جائے گا۔ تو جب اللہ کریم کی عنائیت کتے پر اس قدر ہو گئی تو ہم پر کیوں نہ ہو گی۔ امداد المشتاق صفحہ ۱۱۳ پر لکھتے ہیں کہ فقیر مرتا نہیں ہے صرف ایک مکان سے دوسرے مکان مین انتقال کرتا ہے اور فقیر کی قبر سے وہی فائدہ حاصل ہو گا جو زندگی ظاہری میں۔ فرمایا حضرت صاحب نے کہ میں نے حضرت کی قبر سے وہی فائدہ اٹھایا جو حالتِ حیات میں اٹھایا تھا۔

اولیاء اللہ سے بغض و عناد رکھنے والے گستاخ اور بے ادب مولویوں اور بد عقیدہ واعظوں کو چاہئے کہ وہ ہماری کوئی بات نہیں مانتے اور ہماری کسی کتاب پر ان کو یقین نہیں ہے تو نہ سہی۔ کم از کم اپنے ہی پیر و مرشد اور امام و پیشوا مولانا اشرف علی تھانوی پر ہی یقین کر کے اور ان کی لکھی ہوئی ان سچی باتوں کو تسلیم کر کے اولیاء اللہ کی شانِ اقدس میں گستاخیاں کرنی چھوڑ دیں اور اپنے باطل عقیدے سے توبہ کر کے سچے دل سے اولیائے کرام رحم اللہ علیہم کے خادم بن جائیں۔

☆ حضرت مالک بن دینار رحمتہ اللہ علیہ جو اپنے وقت کے قطب تھے کا ایک مجوسی سے وجود باری تعالیٰ کے متعلق بحث ہوگئی۔ اس آتش پرست کافر نے کہا کہ ہم دونوں ہاتھ ملا کر آگ میں ڈالتے ہیں جس کا ہاتھ جل گیا وہ جھوٹا اور جس کا بچ گیا وہ سچا ہوگا۔ چنانچہ اس دہریئے نے حضرت مالک بن دینار رحمتہ اللہ علیہ کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ باندھ کر آگ میں ڈال دیا اور جب تھوڑی دیر کے بعد ہاتھ باہر نکلے تو دونوں کے ہاتھ صحیح سلامت تھے۔ نہ ہی مالک بن دینار رحمتہ اللہ علیہ کا ہاتھ جلا اور نہ ہی اس مجوسی کا۔ رات ہوگئی اور جب ساری کائنات سوگئی تو حضرت مالک بن دینار رحمتہ اللہ علیہ نے گوشہ تنہائی میں بارگاہ رب العزت میں عرض کی یا مولا۔ یہ مجوسی تو تیری ذات کا منکر تھا اور میں نے تو ستر سال تک تیری عبادت کی ہے مگر تو نے یہ کیا کیا کہ نہ تو میرا ہی ہاتھ جلایا اور نہ ہی اس کافر کا۔ تو پردہ غیب سے جواب آیا کہ اے میرے مقبول بندے تیرا سوال تو ٹھیک ہے لیکن میں اس کے کفر کو دیکھتا یا تیرے ہاتھ کو۔ بات یہ ہے کہ چونکہ اس کا ہاتھ تیرے ہاتھ کے ساتھ تھا اس لئے میں نے تیرے ہاتھ کی برکت سے اس کا بھی نہیں جلایا اسے کہو کہ اگر امتحان لینا ہے تو پھر اکیلا اپنے ہاتھ کو آگ میں ڈالے۔ یہ ہے اولیاء اللہ کی معیت و محبت کا اثر اور بزرگان دین کی صحبت کا فیض اور اولیائے کرام کے ہاتھوں میں ہاتھ دے

کر بیعت کرنے کا مقصد۔

اولیاء اللہ کے مراتب و مدارج ہوتے ہیں۔ کوئی ولی ہوتا ہے اور کوئی غوث' کوئی قطب ہوتا ہے اور کوئی ابدال۔ کوئی قطب مدار ہوتا ہے اور کوئی اوتاد۔ اوتاد جمع وتد کی ہے اور وتد کے معنے میخ اور قطب کے معنے بھی کلی کے ہیں اور پھر ہم ہر روز دیکھتے ہیں کہ چکی کے دو پُڑوں کے درمیان ایک کلی ہوتی ہے جس کا تعلق چکی کے دونوں پُڑوں سے ہوتا ہے اور چکی چلنے پر وہ دانہ جو چکی سے چمٹ جائے وہ پسنے سے محفوظ رہتا ہے۔

اسی طرح یہ اولیاء اللہ اور قطب و اوتاد اس کائنات میں ایک کلی کی مانند ہیں جن کا تعلق زمین سے بھی ہوتا ہے اور آسمان سے بھی۔ فرش سے بھی ہوتا ہے اور عرش سے بھی اور مخلوق سے بھی ہوتا ہے اور خالق سے بھی اور یہ خدا اور بندوں کے درمیان ایک وسیلہ ہیں۔ خالق و مخلوق کے درمیان ایک رابطہ ہیں' آقا اور غلاموں کے درمیان ایک ذریعہ ہیں اور جس طرح وہ دانہ جو چکی کی کلی سے چمٹ جائے پسنے سے بچ جاتا ہے اسی طرح سے وہ گنہگار جو کسی ولی اور مرشد کامل کے دامن سے لپٹ جائے خدا کے عذاب سے محفوظ رہتا ہے۔ اس لئے اے گنہگار بندہ اور اے درد و غم کے مارے ہوئے انسانو! اگر تم بھی دنیا و آخرت میں عذاب خداوندی اور قہر الٰہی سے بچنا چاہتے ہو اور دکھ درد و رنج و غم اور مصائب و آلام سے نجات پانا چاہتے ہو اور اطمینان قلب سکون دل اور تسکین روح حاصل کرنا چاہتے ہو تو آؤ اس دانے کی طرح جو چکی کی کلی سے چمٹ کر پسنے سے بچ جاتا ہے تم بھی کسی مرشد کامل کے دامن سے لپٹ جاؤ۔ کسی مرد قلندر کی صحبت اختیار کرو' کسی ولی اللہ کے ہاتھوں میں ہاتھ دو اور کسی فقیر بے نوا کے قدم چوم لو۔

بازار میں ایک آدمی سنگترے بیچ رہا تھا اور بلند آواز سے پکار رہا تھا کہ اچھے سنگترے! اچھے سنگترے! ایک مست پاس سے گزرا۔ اس نے جب یہ آواز سنی تو وجد

میں آ کر رقص کرنے لگا۔لوگ حیران تھے کہ اس درویش کو کیا ہو گیا ہے۔آخر لوگوں نے پوچھا۔اے مست! یہ وجد و رقص کس بات پر تھا؟ تو اس مست نے جواب دیا کہ کیا تم نے اس سنگترے بیچنے والے کی آواز نہیں سنی۔ جو بلند آواز سے پکار رہا تھا کہ اچھے سنگترے! اچھے سنگترے! جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ کتنے اچھے ہیں جو کسی مرشد کامل کی سنگت سے تر گئے ہیں۔

اولیاء اللہ کی معیت و محبت بزرگان دین کی صحبت اور کسی مرد کامل کی رفاقت سے نہ صرف یہ کہ ناقص کامل اور پیتل سونا بن جاتا ہے۔ بلکہ مرشد کی توجہ اتحادی سے شیخ کامل اور مرید صادق کے درمیان سے تمام حجابات باطنی اٹھ جاتے ہیں اور من وتو کا امتیاز مٹ جاتا ہے۔

خواجہ باقی باللہ رحمتہ اللہ علیہ اپنے ایک خدمت گار نانبائی پر خوش ہوئے اور فرمایا۔ مانگ کیا مانگتا ہے۔عرض کی آقا مجھے اپنے جیسا کر دیجئے۔خواجہ باقی باللہ رحمتہ اللہ علیہ نے اس نانبائی کو سامنے کھڑا کر کے توجہ اتحادی ڈالی۔بس پھر کیا تھا۔دیکھنے والے نہ پہچان سکے کہ کہ باقی باللہ رحمتہ اللہ کون ہے اور نانبائی کون ہے۔لیکن چونکہ اس نانبائی کا کاسئہ گدائی چھوٹا تھا اور وسعت دل تنگ تھی۔اس لئے وہ شیخ کامل کی توجہ اتحادی کو برداشت نہ کر سکا اور تھوڑی دیر کے لئے اللہ اللہ کہتا ہوا جاں بحق ہو گیا۔مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

یک زمانہ صحبت با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

کہ کسی مرد کامل کے پاس ایک گھڑی بیٹھنا ہزار سال کی مقبول عبادت سے بہتر ہے۔مگر حضرت میراں بھیک رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

ایک گھڑی سے آدھی اور آدھی سے بھی آدھ

بھیکا سنگت سادھ کی کاٹے کوٹ اپرادھ

اور جب کوئی طالب صادق اور مرید باوفا اپنے مرشد کامل کی صحبت میں اپنے آپ کو فنا فی الشیخ کر لیتا ہے جو کہ منزل حقیقت و معرفت کی پہلی سیڑھی ہے تو پھر وہ مرید باوفا بھی شیخ کامل بن جاتا ہے اور پھر کانٹا مرید کو چبھتا ہے تو درد شیخ کو ہوتا ہے۔ خنجر اس پر چلتا ہے اور خون اس کا بہتا ہے۔

حقیقت ایک ہے ہر شئے کی خاکی ہو کہ نوری ہو
لہو خورشید کا ٹپکے اگر ذرے کا دل چیریں

اور پھر وہ جدھر دیکھتا ہے اسے اپنے شیخ کے سوا اور کچھ بھی نظر نہیں آتا عاشق و معشوق کا حقیقی اتحاد اور طالب و مطلوب کی سچی سنگت اور مرید و شیخ کی پکی معیت و محبت و صحبت کا آخری مقام یہی ہے کہ مرید شیخ میں فنا ہو جائے اور شیخ مرید کو اپنے جیسا کر دے۔ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجنوں لیلیٰ کی محبت میں فنا ہو چکا تھا اور اسے ہر طرف اور ہر چیز میں لیلیٰ ہی نظر آتی تھی۔ ایک دفعہ مجنوں کے جسم میں پھوڑا نکل آیا۔ ایک حکیم کو بلایا گیا حکیم نشتر سے فصد کرنے لگا تو مجنوں نے روک دیا۔ حکیم نے کہا کہ اے مجنوں تُو تو شیروں سے بھی نہیں ڈرتا اور اب نشتر سے ڈر گیا ہے۔ مجنوں نے جواب دیا۔

گفت مجنوں من نمی ترسم زنیش صبر من از کوہ سنگین است بیش
لیک از لیلیٰ وجود من پر است ایں صدف پر از صفاتِ آں درست
ترسم اے فساد گر فسدم کنی نیش را ناگاہ بر لیلیٰ زنی
درمیان لیلیٰ و من فرق نیست

حکیم صاحب میں نشتر سے نہیں ڈرتا اس لئے کہ میرا صبر و تحمل تو پہاڑ سے بڑھ کر ہے لیکن میرے وجود میں لیلیٰ سمائی ہوئی ہے اور میرے بدن کا صدف لیلیٰ کی محبت کے

موتیوں سے بھرا ہوا ہے۔ میں ڈرتا تو اس لئے ہوں کہ اگر تو نے میرے پھوڑے پر نشتر چلائی تو یہی نشتر لیلیٰ کے جسم پر لگے گی اس لئے کہ مجھ میں اور لیلیٰ میں کوئی فرق نہیں ہے۔

اللہ کریم بطفیلِ زلف محبوب کریم ﷺ ہمیں راہ راست پر استقامت عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین

وآخردعوانا ان الحمد اللہ رب العالمین



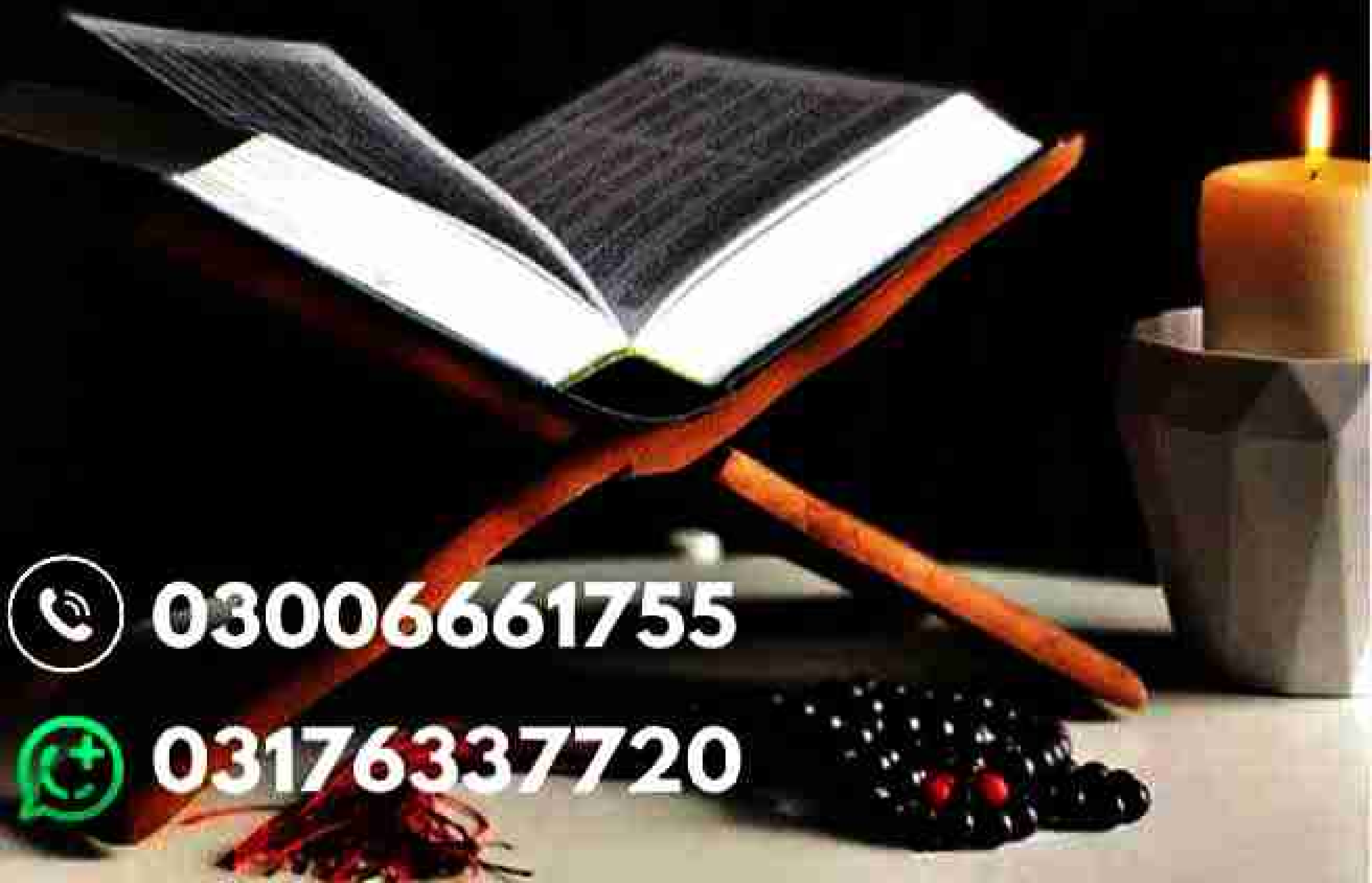
فیضان پیر سیال لجپال
جامعہ شیخ الاسلام تعلیم القرآن و
الحدیث
آن-لائن کلاس ترجمہ، تفسیر،
حدیث پاک
آسان عام فہم خواہش مند طالبات
کے لیے سنہری موقع
03006661755
03176337720

فیضان پیر سیال لجپال

جامعہ شیخ الاسلام تعلیم القرآن و
الحدیث

آن-لائن کلاس ترجمہ، تفسیر، حدیث
پاک

آسان عام فہم خواہش مند طلباء کے لیے
سنہری موقع



فیضان پیر سیال لجپال

یہاں پر ہر قسم کی بیماری، ہر کام، مردوں عورتوں کے پوشیدہ امراض، آسیب جادو ٹونہ، اولاد کا نہ ہونا، شادی میں رکاوٹ، کاروباری بندش ہر کام قرآنی عملیات و تعویذات و اسلامی طبی اصولوں کے عین مطابق کیا جاتا ہے

جامعہ شیخ الاسلام آستانہ عالیہ چشتیہ زمانیہ
نیو پٹھان والا جنگ روڈ فیصل آباد

اوقات ملاقات

عصر تا عشاء فون پر وقت لے کر تشریف لائیں

03006661755

03176337720

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یوں عشق محبوب ﷺ مرا دم ساز ہوا ہے
لگتا ہے کہ اب عمر کا آغاز ہوا ہے

چیف آرگنائزر بزم عشاق

حضرت علامہ حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی کی عالمانہ، عارفانہ، عاشقانہ چند تحریریں

☆	وسیلہ محبوب ﷺ	☆	ادب و تعظیم محبوب ﷺ
☆	گریہ محبوب ﷺ	☆	نور الہدیٰ ﷺ
☆	عشق خیر الوریٰ ﷺ	☆	عجب چیز ہے لذت آشنائی
☆	اطاعت محبوب ﷺ	☆	شمس الضحیٰ ﷺ
☆	شان غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ	☆	صاحب الجود والکرم ﷺ
☆	راحت دو جہاں ﷺ	☆	اسلام میں دل جوئی کا مقام
☆	لفظ ولی کا معنی و مفہوم	☆	اسلام میں دل شکنی جائز نہیں
☆	عقیدت کے پھول	☆	کیا وسیلہ سے مانگنا جائز ہے
☆	آئینہ جمال کبریا ﷺ	☆	وسیلتنا فی الدارین ﷺ
☆	بنا کے مصور نے توڑا قلم	☆	جب بھی مانگو وسیلے سے مانگو
☆	محبت اور علامات محبت	☆	کون کہتا ہے وسیلہ سے مانگنا جائز نہیں
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عقائد	☆	و با لو الدین احسانا
☆	عشق است امام من	☆	آنچہ خوباں ہمہ دارند
☆	رحمت دو جہاں ﷺ	☆	اہل ایمان سلام کہتے ہیں؟
☆	پیکر حسن و جمال ﷺ	☆	اسمائے محبوب ﷺ

☆	عطائے محبوب ﷺ	☆	آمد محبوب ﷺ
☆	تبسم محبوب ﷺ	☆	رفعت محبوب ﷺ
☆	آداب محبوب ﷺ	☆	عشق صدیق رضی اللہ عنہ
☆	کلام محبوب ﷺ	☆	عشق بلال رضی اللہ عنہ
☆	اخلاق محبوب ﷺ	☆	عشق اویس رضی اللہ عنہ
☆	یاد محبوب ﷺ	☆	عشق جامی رحمۃ اللہ علیہ
☆	محبوب کائنات ﷺ	☆	عشق رومی رحمۃ اللہ علیہ
☆	گیسوئے محبوب ﷺ	☆	میرا محبوب ﷺ کتنا حسین ہے
☆	در محبوب ﷺ	☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مقام عشق
☆	کمالات محبوب ﷺ	☆	افتو منون ببعض الكتاب
☆	حیات محبوب ﷺ	☆	علم ابن الکتاب عشق ام الکتاب
☆	صورت محبوب ﷺ	☆	بکھری زلفیں پریشان چہرہ
☆	سیرت محبوب ﷺ	☆	فان امنوا بمثل ما امنتم به
☆	فرمان محبوب ﷺ	☆	مالک دو جہاں ﷺ
☆	معجزات محبوب ﷺ	☆	تعلیمات محبوب ﷺ
☆	بزم محبوب ﷺ	☆	فرمودات محبوب ﷺ
☆	محبت اور محبوب ﷺ	☆	معجزات انبیاء وکرامات اولیاء
☆	عکس حسن محبوب ﷺ	☆	در قرآن نعت محبوب ﷺ
☆	تعظیم وتوقیر محبوب ﷺ	☆	شادی کی شرعی حیثیت
☆	اوصاف محبوب ﷺ	☆	پردہ کی شرعی حیثیت
☆	ذکر محبوب ﷺ	☆	ایصال وثواب کی شرعی حیثیت

	حدیث کی روشنی میں	☆	پیام محبت
☆	اخلاق سے کام لوگر دل جیتنے ہیں	☆	وہ مصور کیسا ہوگا؟
☆	نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی میں امن و	☆	اہل دل
	سکوں ہے	☆	صحیفہ عشق
☆	جنت کے مالک	☆	عقل و عشق
☆	جہنم کا ایندھن	☆	عشق اور اہل عشق
☆	قلب سلیم	☆	ذوق زماں
☆	آداب محبت	☆	خیال زماں
☆	اسلاف کا جذبہ ایثار	☆	باب عشق
☆	اسلاف کا شوق علم	☆	داستان عشق
☆	اسلاف کا اخلاق	☆	شمع اور پروانے
☆	اسلاف کا عشق	☆	فضائل و مسائل نماز
☆	حقیقت عظمت	☆	نماز کے طبی فوائد
☆	حقیقت عشق (۱ تا ۴)	☆	نماز کے روحانی فوائد
☆	حقیقت انساں	☆	فضائل قرآن مجید
☆	عشق کی باتیں	☆	سوز محبت
☆	دیوان عشق	☆	اعزاز محبت
☆	بخشش کے بہانے	☆	حقیقی محبت
☆	عاشقانہ تقریریں	☆	حلاوت ایمان
☆	عالمانہ تقریریں	☆	حقیقت ایمان
☆	درس محبت	☆	دعوت فکر

☆	فضائل رمضان وقرآن مجید	☆	انما المومنون اخوہ
☆	روزہ کے طبی فوائد	☆	خیر کم من تعلم القرآن وعلمہ
☆	فضیلت علم اور صاحب علم	☆	محبت الٰہی کے ثمرات
☆	قرآن مجید ایک نعت مسلسل ہے	☆	نور بشر کی وضاحت
☆	ہر گل، ہر شجر میں محمد ﷺ کا نور	☆	میرے مرشد لجپال
☆	عظمت مصطفیٰ ﷺ	☆	خطبات زماں (1 تا 12)
☆	امتی تیری قسمت پہ لاکھوں سلام	☆	مقالات زماں (1 تا 10)
☆	حقوق مصطفیٰ ﷺ	☆	مقالات عشق رسول ﷺ
☆	ورفعنالك ذكرك	☆	مقالات سیرت محبوب ﷺ
☆	سلطان دو جہاں ﷺ	☆	مقالات صورت محبوب ﷺ
☆	نسبت محبوب ﷺ	☆	محبت کی لازوال داستاں
☆	جان ایماں ﷺ	☆	مساوات محبوب ﷺ
☆	روح ایماں ﷺ	☆	شاید کہ اتر جائے ترے دل میں میری بات
☆	مسلمانوں کے حقوق		تم سے کیا محبت ہوگئی
☆	افضل الخلق ﷺ		جیسے میرے محبوب ہیں ایسا نہیں کوئی
☆	احسن الخلق ﷺ	☆	کھچی ہے کہاں کٹتی ہے گردن
☆	اول الخلق ﷺ		عشق ہے تماشہ نہیں ہے
☆	پیکر نور ﷺ	☆	صبر حسین بھی ہے عشق
☆	تذکرہ حسن محبوب ﷺ		صدق خلیل بھی ہے عشق
☆	اسلام میں دوستی کا تصور	☆	دن تو تیرے ہی تصور میں گزر جاتا ہے
☆	علم کی فضیلت واہمیت قرآن و	☆	عارفانہ تقریریں

☆	بیان عشق و محبت	☆	جنت اور اہل جنت
☆	مدارج عشق و محبت	☆	احترام سادات
☆	کرامات اولیاء	☆	دنیا میں جنت
☆	محبت و محبوبیت		میری پسند
☆	ماں کی عظمت	☆	روحانی حکایات
☆	محبت کی نہیں جاتی ہو جاتی ہے	☆	گلدستہ حکایات
☆	علماء کا شرعی مقام اور معاشرتی حیثیت	☆	لو میرج کی شرعی حیثیت
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور عشق	☆	صوفیاء اور عشق
☆	علماء اور عشق	☆	شعراء اور عشق
☆	خواص اور عشق	☆	عوام اور عشق
☆	حلاوت ایمان	☆	سلطان دو جہاں ﷺ
☆	اعزازِ محبت	☆	مدارجِ اہل علم
☆	عشق حقیقی و مجازی	☆	راہِ رسمِ عشق و محبت
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معیارِ ادب و محبت	☆	حسین محبوب ﷺ کا حسین تذکرہ
☆	تاجدار عشق	☆	زلفوں کے اسیر
☆	تجھ سا حسین کوئی نہیں	☆	جان کائنات ﷺ
☆	باعث تسکینِ دل و جان ﷺ	☆	عامل اور عملیات
☆	حُسن ایماں	☆	معجزات انبیاء علیہم السلام
☆	زندگی آمد برائے بندگی	☆	میرے محسن